بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ   نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ   وَعَلٰی عَبۡدِہِ الۡمَسِیۡحِ الۡمَوۡعُوۡدِ

وہ جلد جلد بڑھے گا اور اَسیروں کی رُستگاری کا موجب ہوگا

تکمیل تبلیغ

کانٹوں کی زباں سوکھ گئی پیاس سے یا رَبّ   اِک آبلہ پا وادیء پُرخار میں آوے

آج میں ایک پیغام خلق اللہ کیلئے عموماً اور احمدی بھائیوں کو خصوصاً پہنچانا چاہتا ہوں کہ جو لوگ حق کے طالب ہیں اور اللہ تعالیٰ اور اُسکے رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور اُسکے مہدی و مسیح موعودؑ سے سچی محبت کرتے ہیں وہ آئیں اور محمدی مریم حضرت مرزا غلام احمدؑ کے موعود ''زکی غلام مسیح الزماں'' سے بھی محبت، اطاعت اور وفاداری کا عہد کریں۔ خاکسار یہاں واضح کرنا چاہتا ہے کہ اپنے کسی عقیدت مند کو اپنی بیعت میں لینا میرے لیے بہت بڑا بوجھ تھا اور میں آج تک اس بوجھ کو اُٹھانے سے گریزاں رہا لیکن جس طرح اللہ تعالیٰ نے مجبور کرکے اس عاجز سے موعود زکی غلام مسیح الزماں ہونے کا دعویٰ کروایا ہے، اسی طرح مورخہ ۲۱؍ اکتوبر ۲۰۰۷ء کو اللہ تعالیٰ نے مجھے اپنے عقیدت مندوں سے بیعت لینے کیلئے بھی متحرک کردیا

(۱) اے افرادِ جماعت! اللہ تعالیٰ کے پیارے بندوں کا لوگوں پر حکومتوں کی بجائے لوگوں کی خدمت پر یقین ہوتا ہے۔ میں بھی اپنے آقا و مولیٰ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے اِن الفاظ کہ ''سَیِّدُ الْقَوْمِ خَادِمُھُمْ'' کو اسلامی سیاسی فلسفہ کی معراج سمجھتا ہوں اور اس پر دِل کی گہرائیوں سے ایمان رکھتا ہوں۔ ''ہر کہ خدمت کرد اُو مخدوم شُد'' کے مطابق اللہ تعالیٰ سچے خادموں کو کبھی ضائع نہیں کیا کرتا بلکہ انہیں مخدوم بنا دیا کرتا ہے اور اِس دنیا کے سب سے بڑے مخدوم ہمارے آقا احمد مجتبیٰ، محمد مصطفیٰ، خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔

(۲) اے افرادِ جماعت! وہ بنیادی حقوق جو اللہ تعالیٰ نے آپ کو عطا فرمائے ہیں اور جن کی ضمانت اللہ تعالیٰ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور اُسکے مہدی و مسیح موعودؑ نے آپ کو دی ہے وہ آپ سے سَلب کرلیے گئے ہیں۔ میں وہ تمام بنیادی حقوق اور اِنصاف آپ کو دِلوانا چاہتا ہوں۔

(۳) اے مظلومو! آپ سب اللہ تعالیٰ اور اُسکے رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور اُسکے مہدی و مسیح موعودؑ کے بابرکت ناموں کی بدولت ایک غیر اسلامی نظام کیساتھ مسلسل فریب دیئے گئے اور لُوٹے اور اسیر بنائے گئے ہیں۔ میں آپ سب کا خیرخواہ اور غمخوار ہوں اور آپکی رُستگاری چاہتا ہوں۔ آؤ میری اطاعت اور وفاداری کا جُوا اُٹھالو کیونکہ میں تمہارے بُوجھ ہلکے کرنے کیلئے آسمان سے کھڑا کیا گیا ہوں۔

آؤ لوگو! کہ یہیں نُورِ خدا پاؤ گے !! ۔ لو تمہیں طورِ تسلّی کا بتایا ہم نے

گالیاں سن کے دعا دیتا ہوں اِن لوگوں کو۔ رحم ہے جوش میں اور غیظ گھٹایا ہم نے

تیرے منہ کی ہی قسم میرے پیارے احمدؑ۔ تیری خاطر سے یہ سب بار اُٹھایا ہم نے

المبلغ خاکسار احقر عباد اللہ

عبدالغفار جنبہ مورخہ ۲۵؍ اکتوبر ۲۰۰۷ء

Jamaat Ahmadiyya Islah Pasand e.V.

Postfach 65 45

24126 Kiel / Germany

(نوٹ) اگر کوئی شخص کچھ وقت کیلئے اپنی بیعت کو مخفی رکھنا چاہے تو میں اُسے اجازت دیتا ہوں لیکن تحریری طور پر بیعت کرنا ضروری ہوگا۔ یہ اس لیے تا کہ خاکسار قیامت کے دِن بیعت کنندہ کے ایمان کی گواہی دے سکے۔ بیعت فارم اگلے صفحہ پر موجود ہے اور ویب سائٹ www.alghulam.com سے ہر جگہ پرنٹ کیا جاسکتا ہے۔ لیکن اگر کوئی مجھ سے منگوانا چاہے تو وہ خط لکھ کر منگوا سکتا ہے۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ وَعَلٰی عَبْدِہِ الْمَسِیْحِ الْمَوْعُوْد

وہ جلد جلد بڑھے گا اور اَسیروں کی رُستگاری کا موجب ہوگا

بیعت فارم

وہ جو اللہ تعالیٰ اور اُسکے رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اور اُسکے مہدی و مسیح موعودؑ سے محبت کرتے ہیں
وہ آئیں اور غلام مسیح الزماں سے بھی محبت، اطاعت اور وفاداری کا عہد کریں

عہدِ بیعت

آج میں عبدالغفار ''غلام مسیح الزماں یعنی مصلح موعود'' کے ہاتھ پر اپنے اِن تمام گناہوں اور خراب عادتوں سے توبہ کرتا/کرتی ہوں جن میں میں مبتلا تھا/ تھی اور سچے دل اور پکے اِرادہ سے عہد کرتا/ کرتی ہوں کہ جہاں تک میری طاقت اور سمجھ ہے اپنی عمر کے آخری دن تک تمام گناہوں سے بچتا رہوں گا/ گی اور دین کو دنیا کے آراموں اور نفس کے لذات پر مقدم رکھوں گا/ گی اور حضرت مہدی و مسیح موعودؑ کی بیان فرمودہ دَس شرائط بیعت پر حتیٰ الوسع کاربند رہوں گا/گی اور اب بھی اپنے گذشتہ گناہوں کی خدا تعالیٰ سے معافی چاہتا/ چاہتی ہوں۔ آمین
اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ رَبِّیْ اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ رَبِّیْ اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ رَبِّیْ مِنْ کُلِّ ذَنْبٍ وَّ اَتُوْبُ اِلَیْہِ۔ اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَ اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ۔ رَبِّ اِنِّیْ ظَلَمْتُ نَفْسِیْ وَاعْتَرَفْتُ بِذَنْبِیْ فَاغْفِرْ لِیْ ذُنُوْبِیْ فَاِنَّہٗ لَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ۔ آمین

بیعت کنندہ

تاریخ	نام	تاریخ پیدائش	ولدیت/ زوجیت	تعلیم	ازدواجی حیثیت	دستخط یا نشان انگوٹھا

مستقل اور عارضی پتہ

(۴۸)

تکمیل تبلیغ

مضمون تبلیغ جو اس عاجز نے اشتہار یکم دسمبر ۱۸۸۸ء میں شائع کیا ہے۔ جس میں بیعت کے لئے حق کے طالبوں کو بلایا ہے۔ اس کی مجمل شرائط کی تشریح یہ ہے:۔

اوّل ۔ بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آئندہ اس وقت تک کہ قبر میں داخل ہو جائے۔ شرک سے مجتنب رہے گا۔

دوم یہ کہ جھوٹ اور زنا اور بدنظری اور ہر ایک فسق و فجور اور ظلم اور خیانت اور فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہے گا اور نفسانی جوشوں کے وقت اُن کا مغلوب نہیں ہوگا۔ اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے۔

سوم یہ کہ بلاناغہ پنجوقتہ نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہے گا۔ اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کرے گا اور دلی محبت سے خدا تعالیٰ کے احسانوں کو یاد کر کے اس کی حمد اور تعریف کو اپنا ہر روزہ ورد بنائے گا۔

چہارم یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہیں دے گا نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے۔

پنجم یہ کہ ہر حال رنج اور راحت اور عسر اور یُسر اور نعمت اور بلا میں خدا تعالیٰ کے ساتھ وفاداری کرے گا اور بہر حالت راضی بقضا ہوگا اور ہر ایک ذلّت اور دکھ کے قبول کرنے کے لئے اس کی راہ میں تیار رہے گا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہیں پھیرے گا بلکہ آگے قدم بڑھائے گا۔

ششم یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آجائے گا اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے سر پر قبول کرے گا اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنے ہر یک راہ میں دستور العمل قرار دے گا۔

ہفتم یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دے گا اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کرے گا۔

ہشتم یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر یک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھے گا۔

نہم یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہے گا اور جہاں تک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائے گا۔

دہم یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھ کر اس پر تا وقتِ مرگ قائم رہے گا اور اس عقد اخوت میں ایسا اعلیٰ درجہ کا ہوگا کہ اس کی نظیر دنیوی رشتوں اور تعلقوں اور تمام خادمانہ حالتوں میں پائی نہ جاتی ہو۔

یہ وہ شرائط ہیں جو بیعت کرنے والوں کے لئے ضروری ہیں جن کی تفصیل یکم دسمبر ۱۸۸۸ء کے اشتہار میں نہیں لکھی گئی۔ اور واضح رہے کہ اس دعوت بیعت کا حکم تخمیناً مدت دس ماہ سے خدا تعالیٰ کی طرف سے ہو چکا ہے۔ لیکن اس کی تاخیر اشاعت کی یہ وجہ ہوئی ہے کہ اس عاجز کی طبیعت اس بات سے کراہت کرتی رہی کہ ہر قسم کے رطب و یابس لوگ اس سلسلہ بیعت میں داخل ہو جائیں اور دل یہ چاہتا رہا کہ اس مبارک سلسلہ میں وہی مبارک لوگ داخل ہوں جن کی فطرت میں وفاداری کا مادہ ہے اور جو کچے اور سریع التغیر اور مغلوب شک نہیں ہیں۔ اسی وجہ سے ایک ایسی تقریب کی انتظار رہی کہ جو سچوں اور کچوں اور مخلصوں اور منافقوں میں فرق کر کے دکھلا وے۔ سو اللہ جل شانہٗ نے اپنی کمال حکمت اور رحمت سے وہ تقریب بشیر احمد کی

موت کو قرار دے* دیا۔ اور خام خیالوں اور کچوں اور بدظنوں کو الگ کر کے دکھلا دیا اور وہی ہمارے ساتھ رہ گئے جن کی فطرتیں ہمارے ساتھ رہنے کے لائق تھیں۔ اور جو فطرتاً قوی الایمان نہیں تھے اور تھکے اور ماندے تھے وہ سب الگ ہو گئے اور شکوک و شبہات میں پڑ گئے۔ پس اسی وجہ سے ایسے موقع پر دعوت بیعت کا مضمون شائع کرنا نہایت چسپاں معلوم ہوا۔ تا خس کم جہاں پاک کا فائدہ ہم کو حاصل ہو اور مغشوشین کے بدانجام کی تلخی اٹھانی نہ پڑے اور تا جو لوگ جو اس ابتلاء کی حالت میں اس دعوت بیعت کو قبول کر کے اس سلسلہ مبارکہ میں داخل ہو جائیں وہی ہماری جماعت سمجھے جائیں اور وہی ہمارے خالص دوست متصور ہوں اور وہی ہیں جن کے حق میں خدا تعالیٰ نے مجھے مخاطب کر کے

---

* خدائے عزوجل نے جیسا کہ اشتہار دہم جولائی ۱۸۸۸ء و اشتہار دسمبر ۱۸۸۸ء میں مندرج ہے اپنے لطف و کرم سے وعدہ دیا تھا کہ بشیر اول کی وفات کے بعد ایک دوسرا بشیر دیا جائیگا جس کا نام محمود بھی ہوگا۔ اور اس عاجز کو مخاطب کر کے فرمایا تھا کہ وہ اولوالعزم ہوگا۔ اور حسن و احسان میں تیرا نظیر ہوگا۔ وہ قادر ہے جس طور سے چاہتا ہے پیدا کرتا ہے۔ سو آج ۱۲ جنوری ۱۸۸۹ء میں مطابق ۹ جمادی الاول ۱۳۰۶ھ روز شنبہ میں اس عاجز کے گھر میں بفضلہ تعالیٰ ایک لڑکا پیدا ہو گیا ہے جس کا نام بالفعل محض تفاؤل کے طور پر بشیر اور محمود بھی رکھا گیا ہے اور کامل انکشاف کے بعد پھر اطلاع دی جائے گی۔ مگر ابھی تک مجھ پر یہ نہیں کھلا کہ یہی لڑکا مصلح موعود اور عمر پانے والا ہے یا وہ کوئی اور ہے لیکن میں جانتا ہوں اور محکم یقین سے جانتا ہوں کہ خدا تعالیٰ اپنے وعدے کے موافق مجھ سے معاملہ کرے گا۔ اور اگر ابھی اس موعود لڑکے کے پیدا ہونے کا وقت نہیں آیا تو دوسرے وقت میں وہ ظہور پذیر ہوگا۔ اور اگر مدت مقررہ سے ایک دن بھی باقی رہ جائیگا تو خدائے عزوجل اس دن کو ختم نہیں کرے گا جب تک اپنے وعدہ کو پورا نہ کر لے مجھے ایک خواب میں اس مصلح موعود کی نسبت زبان پر یہ شعر جاری ہوا تھا

فرمایا کہ میں انہیں ان کے غیروں پر قیامت تک فوقیت دونگا اور برکت اور رحمت ان کے شامل حال رہیگی اور مجھے فرمایا کہ تو میری اجازت سے اور میری آنکھوں کے روبرو یہ کشتی تیار کر جو لوگ تجھ سے بیعت کرینگے وہ خدا سے بیعت کرینگے۔ خدا کا ہاتھ ان کے ہاتھوں پر ہوگا اور فرمایا کہ خدا تعالیٰ کے حضور میں اپنی تمام طاقتوں کے ساتھ حاضر ہو جاؤ اور اپنے رب کریم کو اکیلا مت چھوڑو۔ جو شخص اسے اکیلا چھوڑتا ہے وہ اکیلا چھوڑا جائے گا۔

سو حسب فرمودہ ایزدی دعوت بیعت کا عام اشتہار دیا جاتا ہے اور متحملین شرائط متذکرہ بالا کو عام اجازت ہے کہ بعد ادائے استخارہ مسنونہ اس عاجز کے پاس بیعت کرنے کے لئے آویں۔ خدا تعالے ان کا مددگار ہو اور ان کی زندگی میں پاک تبدیلی کرے اور ان کو سچائی اور پاکیزگی اور محبت اور روشن ضمیری کی روح بخشے۔ آمین ثم آمین۔ وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین ۔ المبلـــــــــــــــغ

خاکسار احقر عباد اللہ **غلام احمد** از قادیان ضلع گورداسپور پنجاب

(مطبوعہ ریاض ہند پریس امرتسر) ۹ جمادی الاول ۱۳۰۶ھ مطابق ۱۲ جنوری ۱۸۸۹ء

اے فخر رسل قرب تو معلومم شد دیر آمدۂ ز راہِ دُور آمدۂ

پس اگر حضرت باری جل شانہ کے ارادہ میں دیر سے مراد اسی قدر دیر ہے جو اس پسر کے پیدا ہونے میں جس کا نام بطور تفاؤل **بشیر الدین محمود** رکھا گیا ہے ظہور میں آئی تو تعجب نہیں کہ یہی لڑکا موعود لڑکا ہو۔ ورنہ وہ بفضلہ تعالےٰ دوسرے وقت پر آئے گا۔ اور ہمارے بعض حاسدین کو یاد رکھنا چاہیئے کہ ہماری کوئی ذاتی غرض اولاد کے متعلق نہیں اور نہ کوئی نفسانی راحت ان کی زندگی سے وابستہ ہے۔ پس یہ ان کی بڑی غلطی ہے کہ جو انہوں نے بشیر احمد کی وفات پر خوشی ظاہر کی اور بغلیں بجائیں۔ انہیں یقیناً یاد رکھنا چاہیئے کہ اگر ہماری اتنی اولاد ہو جس قدر درختوں کے تمام دنیا میں پتے ہیں اور وہ سب فوت ہو جائیں تو ان کا مرنا ہماری سچی اور حقیقی لذت اور راحت میں کچھ خلل انداز نہیں ہو سکتا۔ ممیت کی محبت میّت کی محبت سے اس قدر ہمارے دل پر زیادہ تر غالب ہے کہ اگر وہ محبوب حقیقی خوش ہو تو ہم خلیل اللہ کی طرح اپنے کسی پیارے بیٹے کو بدست خود ذبح کرنے کو تیار ہیں کیونکہ واقعی طور پر بجز اس ایک کے ہمارا کوئی پیارا نہیں۔ جلّ شانہ وعزّ اسمہ۔ فالحمد للہ علیٰ احسانہٖ۔
منہ